سوال

(193)چند روایات کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کچھ روایات لکھ کر بھیج رہا ہوں۔ ان روایات کو الحدیث میں شائع کریں۔ اور مجھے بھی جوابی لفافے میں ارسال فرمائیں۔

روایت نمبر ۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں بچھوڈس گیا۔ نماز سے فراغت کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی اور نمک منگوا کر اس کے اوپر ملا اور ساتھ ساتھ قل یایھا الکفرون، قل ھواللہ احد، قل اعوذ برب الناس۔ پڑھتے رہے۔ (مجمع الزوائد، ۵ ۱۱۱، وقال الہیثمی: اسنادہ حسن)

روایت نمبر ۲: طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کا واقعہ کہ انہیں لوگوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن نہ سننا، تو انھوں نے اپنے کانوں میں روئی دے لی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ کے قریب قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔ انہوں نے کانوں سے روئی نکالی اور قرآن سننا شروع کردیا۔ خود شاعر ھی تھے تو کہنے لگے کہ یہ کسی شاعر کا کلام نہیں چنانچہ انہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ اکثر اہلحدیث خطباء واعظین یہ واقعہ بیان کرتے ہیں، اس کی علمی میدان میں کیا حیثیت ہے وضاحت فرمائیں؟

روایت نمبر ۳: مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک عورت کوڑا پھینکتی تھی۔ ایک دن اس نے کوڑا نہ پھینکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر چلے گئے اس کے گھر کو صاف کیا۔ پانی بھرا تو وہ عورت آپ کا اخلاق دیکھ کر مسلمان ہوگئی۔ (بحوالہ تعلیمی نصاب کی کتابیں)

اس واقعہ کی تحقیق مطلوب ہے کہ یہ واقعہ کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے یا صرف منہ کی بات ہے یا گورنمنٹ کا نصاب ہی اس کا حوالہ ہے، وضاحت فرمائیں۔

روایت نمبر ۴: مروی ہے کہ ایک عورت مکہ کے اندر خریداری کے لیے آئی تو اس عورت کو کہا گیا کہ یہاں ایک شخص ہے اس کی بات نہ سننا وہ جادوگر ہے۔ شاعر ہے۔ اس عورت نے گٹھڑی اٹھائی مکہ سے باہر نکل کر بیٹھ گئی۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ادھر سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ آپ کہاں جانا چاہتی ہیں تو اس نے بتایا فلاں جگہ پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سامان اٹھایا اور وہاں اس عورت کو پہنچا دیا تو وہ عورت کہنے لگی کہ تم اچھے آدمی معلوم ہوتے ہو۔

تمہیں نصیحت ہے کہ یہاں ایک شخص نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ جادوگر ہے اس سے بچ کر رہنا۔ اس کی باتیں سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میں ہی ہوں۔ تو عورت کہنے لگی آپ پھر غلط نہیں ہوسکتے چنانچہ اس عورت نے اسلام قبول کرلیا۔

محترم حافظ صاحب یہ چار روایتیں لکھی ہیں ان کی تحقیق مطلوب ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں بچھو کا ڈسنا

روایت نمبر ا : یہ روایت مجمع الزوائد میں بحوالہ ''البطرانی فی الصغیر'' مروی ہے۔ (۵ ۱۱۱)

''حدثنا محمد بن الحسین الاشنائی الکوفی : حدثنا عباد بن یعقوب الاسدی : حدثنا محمد بن فضیل عن مطرف عن المنہال بن عمرو بن محمد بن الحنفیۃ عن علی کرم اللہ وجہ فی الجنۃ۔۔۔'' (۲ ۲۳ح۸۵۰)

اس سند کے راوی عباد بن یعقوب الرواجنی کا جامع تعارف درج ذیل ہے :

جرح

(۱) حافظ ابن حبان نے کہا : ''وکان رافضیا داعیۃ الی الرفض ومع ذلک یروی المناکیر عن اقوام مشاہیر فاستحق الترک'' وہ رافضی تھا، رافضیت کی طرف دعوت دیتا تھا اور اس کے ساتھ وہ مشہور لوگوں سے منکر روایات بیان کرتا تھا لہٰذا وہ متروک قرار دیئے جانے کا مستحق ٹھہرا۔ (المجروحین ۲ ۱۷۲)

(۲) ابوبکر ابن ابی شیبہ یا ہناد بن السری نے اس پر جرح کی۔

دیکھئے الکامل لابن عدی (۴ ۱۶۵۳)

(۳) ابن عدی نے کہا : ''وفیہ غلو فیما فیہ من التشیع وروی احادیث انکرت علیہ فی فضائل اہل البیت وفی مثالب غیرہم'' (الکامل ۴ ۱۶۵۳ دوسرا نسخہ ۵ ۵۵۹)

(۴) ابن جوزی نے اسے کتاب الضعفاء والمتروکین میں ذکر کیا۔ (۲ ۷۷ت ۱۷۸۸)

(۵) ابوحاتم الرازی نے کہا : ''کوفی شیخ'' (الجرح والتعدیل ۲ ۸۸)

نیز دیکھئے کتاب الضعفاء لابی زرعۃ الرازی (۲ ۵۶۶)

تنبیہ : حافظ مزی وذہبی وغیرہما نے بغیر سند کے لکھا ہے کہ ابوحاتم نے کہا : ''شیخ ثقۃ'' (تہذیب الکمال مطبوعہ مصغرۃ ۴ ۶۰ وسیر اعلام النبلاء ۱۱ ۵۳۷)

یہ قول باسند صحیح امام ابوحاتم رازی سے ثابت نہیں ہے۔

(۶) شیخ البانی رحمہ اللہ نے محمد بن طاہر سے نقل کیا کہ ''من غلاۃ الروافض، روی المناکیر عن المشاہیر'' ([الضعیفۃ ۳ ۳۸۳ح ۱۲۳۷] نیز دیکھئے اقوالِ تعدیل نمبر : ۱۰)

(۷) بوصیری نے اس کی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ دیکھئے یہی مضمون (تنبیہ : ۱)

تعدیل

ان اقوال کے مقابلے میں درج ذیل تعدیل ثابت ہے :

۱۔ امام دارقطنی نے فرمایا : ''شیعی صدوق'' (سوالات الحاکم : ۴۲۵)

۲۔ ابن خزیمہ نے کہا : ''نا عباد بن یعقوب۔ المتھم فی رایہ، الثقۃ فی حدیثہ'' (صحیح ابن خزیمہ ۲ ۳۷۶، ۳۷۷ ح ۱۴۹۷)

۳۔ حاکم نے ان کی حدیث کو صحیح کہا۔ (المستدرک ۲ ۴۹۲ ح ۳۸۲۰، ۳ ۱۵۴ ح ۴۷۳۱)

۴۔ الضیاء المقدسی نے المختارۃ میں ان سے حدیث لی ہے۔ (المختارۃ ۲ ۱۸۳ ح ۵۶۲)

۵۔ حافظ ذہبی نے کہا : ''صدوق فی الحدیث، رافضی جلد'' (ذکر اسماء من تکلم فیہ وھو موثق : ۱۰۶)

۶۔ امام بخاری نے صحیح بخاری میں، متابعات میں عباد بن یعقوب سے روایت لی ہے۔ (صحیح البخاری : ۷۵۳۴)

۷۔ حافظ ہیثمی نے اس کی بیان کردہ حدیث کو حسن کہا۔ (مجمع الزوائد ۵ ۱۱۱)

۸۔ حافظ ابن حجر نے کہا : ''صدوق رافضی، حدیثہ فی البخاری مقرون، بالغ ابن حبان فقال : یستحق الترک'' (تقریب التہذیب : ۳۱۵۳)

نیز دیکھئے ہدی الساری (ص ۴۱۲) وفتح الباری (۱۳ ۵۱۰)

۹۔ ابن العماد نے کہا : ''الحافظ الحجۃ'' (شذرات الذھب ۲ ۱۲۱ وفیات ۲۵۰ھ)

۱۰۔ محمد بن طاہر القتنی نے کہا : ''رافضی داعیۃ الا انہ ثقۃ صدوق۔۔۔'' (تذکرۃ الموضوعات ص ۲۶۶)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عباد بن یعقوب جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ وصدوق ہیں لہٰذا وہ حسن الحدیث ہیں، اور باقی سند حسن ہے۔

خلاصۃ التحقیق : یہ روایت حسن ہے۔

تنبیہ (۱) : سنن ابن ماجہ میں ایک روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''اذا انا مت فاغسلونی بسبع قرب من بئری بئر غرس'' جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے میرے کنویں بئر غرس کی سات مشکوں سے غسل دینا۔ (ح ۱۴۶۸ وقال البوصیری : ''ھذا اسناد ضعیف، عباد بن یعقوب۔۔۔'' الخ)

راقم الحروف نے تسہیل الحاجہ میں اسے ''اسنادہ ضعیف'' لکھا ہے۔ (قلمی ص ۱۰۰)

شیخ البانی (الضعیفۃ : ۱۲۳۷) اور بوصیری اس روایت کو ضعیف کہتے ہیں جب کہ الضیاء المقدسی اسے المختارہ (۲ ۱۸۳ ح ۵۲۶) میں نقل کیا ہے اور انصاف یہی ہے کہ ابن ماجہ والی روایت بلحاظ سند حسن ہے۔

لہٰذا میں اپنی پہلی تحقیق سے رجوع کرتا ہوں۔ واللہ الموفق

تنبیہ (۲) : بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عباد مذکور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا مگر اس میں سے کچھ بھی باسند صحیح وحسن ثابت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کا قصہ

روایت نمبر ۲ : سیدنا طفیل بن عمرو الدوسی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ قصہ ''ابن اسحاق عن عثمان بن الحویرث عن صالح بن کیسان'' کی سند سے درج ذیل کتابوں میں منقول ہے :

الاستیعاب لابن عبدالبر (۲ ۲۳۲) سیر اعلام النبلاء للذہبی (۱ ۳۴۵)

تنبیہ : یہ روایت اس سند کے ساتھ کتاب المغازی لابن اسحاق کے صرف ایک نسخہ میں ہے ۔ دیکھئے الاصابۃ لابن حجر (۲ ۲۲۵)

''السیرۃ النبویۃ'' لابن اسحاق (مطبوع) میں مجھے یہ روایت نہیں ملی ۔

یہ سند تین وجہ سے ضعیف ہے :

(۱) ابن اسحاق مدلس ہیں اور یہ سند معنعن (عن سے) ہے ۔

(۲) عثمان بن الحویرث کی توثیق نامعلوم ہے ۔

(۳) صالح بن کیسان تابعی ہیں لہذا یہ سند مرسل ہے ۔

سیرت ابن ہشام (عربی ۲ ۲۲) دلائل النبوۃ للبیہقی (۵ ۳۶۰ ۔ ۳۶۳) تاریخ دمشق لابن عساکر (۲۷ ۹، ۱۰) البدایہ والنہایہ (۳ ۹۶، ۹۷) اور السیرۃ النبویہ لابن کثیر (۲ ۷۲ ۔ ۷۶) میں یہی روایت محمد بن اسحاق بن یسار سے مرسلاً منقطعاً، بغیر سند کے مروی ہے ۔

اس روایت کی تائید میں بعض روایتیں مروی ہیں مثلاً دیکھئے طبقات ابن سعد (۴ ۲۳۷ ۔ ۲۳۹) والاصابۃ (۲ ۲۲۵) والنبلاء (۱ ۳۴۴، ۳۴۵) ان روایتوں کی سندوں میں محمد بن عمر الواقدی اور الکلبی دنوں جھوٹے راوی ہیں ۔

خلاصۃ التحقیق : یہ قصہ ثابت نہیں ہے ۔

کوڑا کرکٹ پھینکنے والی عورت کا قصہ

روایت نمبر ۳ : یہ بالکل بے اصل اور من گھڑت روایت ہے ۔ ہمارے علم کے مطابق حدیث کی کسی کتاب میں بھی اس کی کوئی سند موجود نہیں ہے ۔

گٹھڑی والی عورت کا قصہ

روایت نمبر ۴ : یہ بھی بالکل بے اصل اور من گھڑت روایت ہے ۔ اس قسم کی روایتیں واعظ نما قصہ گو حضرات نے گھڑی ہیں ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)](#)

ج2ص448

محدث فتویٰ